22393 ـ كاٹ كر ابرو ہلكے اور باريك كرنا

سوال

ميں نے بہت سے كالم اور پمفلٹ پڑھے ہيں جن ميں ابرو مونڈنے اور جسم كے دوسرے حصوں كے بال مونڈنے كے بارہ ميں بحث كى گئى ہے، ليكن ميں اس كى وضاحت چاہتى ہوں كہ آيا بالكل مكمل طور پر مونڈنے كى نہى ہے يا كہ نہيں ؟
ميرے ابرو كے بال بہت زيادہ گھنے ہيں جنہيں كاٹ كر ہلكے كرنے كى ضرورت ہے، تو كيا ميرے ليے بال كاٹ كر ابرو باريك اور ہلكے كرنے جائز ہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ہم يہاں ابرو اور باقى جسم كے بال كاٹنے كے متعلق اہل علم كے فتاوى جات نقل كرتے ہيں:

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ابرو كے بال اگر تو اكھيڑ كر اتارے جائيں تو يہ النمص ميں شامل ہوتا ہے، جس پر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بال اكھيڑنے اور اور يہ عمل كروانے والى دونوں پر لعنت فرمائى ہے، اور يہ كبيرہ گناہوں ميں شامل ہوتا ہے، اور عورت كے ساتھ اس ليے مخصوص ہے كہ غالبا اور عادتا يہ كام عورت ہى كرتى ہے، وگرنہ اگر مرد بھى يہ كام كرے تو وہ بھى عورت كى طرح ہى ملعون ہو گا، اللہ تعالى اس سے محفوظ ركھے.

اور اگر اكھيڑے بغير يعنى كاٹ كر يا مونڈ كر ابرو بنائے جائيں تو بعض اہل علم اسے اكھيڑنے جيسا ہى سمجھتے ہيں، كيونكہ يہ اللہ تعالى كى بنائى ہوئى صورت ميں تبديلى ہے، اس ليے اس ميں كوئى فرق نہيں كہ بال اكھيڑ كر يا كاٹ كر يا مونڈ كر ابرو بنائے جائيں، بلاشك اسى ميں زيادہ احتياط بھى ہے، اس ليے ہر كسى كو چاہيے كہ وہ اس سے اجتناب كرے، چاہے مرد ہو يا عورت.

ماخوذ از: فتاوى علماء بلد الحرام صفحہ نمبر (577).

اور مستقل فتاوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ذيل سوال نقل كيا گيا ہے:

ايك نوجوان لڑكى كے ابرو كے بال بہت زيادہ گھنے ہيں، تقريبا كريہ المنظر نظر آتى ہے، تو كيا يہ لڑكى كچھ بال مونڈ لے تا كہ دونوں ابرؤوں كے مابين فاصلہ ہو اور باقى كو ہلكا كر لے تا كہ اپنے خاوند كے ليے ديكھنے ميں اچھى اور بہتر نظر آئے ؟

كميٹى كا جواب تھا:

" ابرو كے بال نہ تو مونڈنے جائز ہيں، اور نہ ہى ہلكے كرنے؛ كيونكہ يہ اس نمص يعنى بال اكھيڑنے ميں شامل ہوتا ہے جس فعل كے كرنے اور كروانے والى عورت پر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے لعنت كى ہے، لہذا جو كچھ ہو چكا ہے اس كے ليے آپ كو توبہ و استغفار كرنا ضرورى ہے، اور آئندہ مستقل ميں آپ اس سے اجتناب كريں "

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (5 / 196).

اور فتاوى جات ميں يہ بھى درج ہے كہ:

النمص ابرو كے بال اكھيڑنے كو كہتے ہيں، اور يہ جائز نہيں؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بال اكھيڑنے اور اور اكھڑوانے والى دونوں عورتوں پر لعنت فرمائى ہے.

عورت كے ليے بعض اوقات جو داڑھى يا مونچھوں كے بال آ جاتے ہيں وہ اتارنے جائز ہے، يا پھر پنڈليوں يا ہاتھوں كے بال.

اور عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما كى حديث ميں يہ بيان ہوا ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ابرو كے بال ا كھيڑنے اور بال اكھيڑنے كا مطالبہ كرنے والى عورت پر لعنت فرمائى ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (4886) صحيح مسلم حديث نمبر (2125).

حاصل يہ ہوا كہ: ابرو كے بال اتارنے حرام ہيں، چاہے كاٹ كر اتارے جائيں، يا پھر مونڈ كر يا اكھيڑ كر، اور اس كے علاوہ بال اتارنے مباح ہيں، مثلا ہاتھوں، اور پنڈليوں كے بال، اور اسى طرح جو دونوں ابرؤوں كے درميان ہوں "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 195).

مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ بھی آیا ہے کہ:

سوال:

دونوں ابرؤوں کے درمیان موجود بال کاٹنے کا اسلام میں کیا حکم ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" انہیں اکھیڑنا جائز ہے؛ کیونکہ یہ یہ ابرو میں شامل نہیں ہیں"

واللہ اعلم .